ساری ہندو جنتا

اور

ہندو مہا سبھا سے پوچھنے کی

ایک بات

ہندو جاتی کے سب ہی نر ناری دھیان کرکے پڑھیں

ہندو سماج کے سیوک حسن نظامی نے لکھا

جولائی سنہ ۱۹۲۳ء میں تیسری بار

محبوب المطابع الکٹرک پریس دہلی میں چھپا

طبع سویم

قیمت ۲/

ہندو مہا سبھا وچاوتی

سادھو اور مہنت سناتن دھرم کا انگ ہیں

بودھ گیا کے مہنت جی کی رکھشا کا وچار

ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں اور ان سب پرشوں کی سیوا میں جو ہندو مہا سبھا کے نیموں سے پریم رکھتے ہیں۔ میرا یہ کہنا ہے کہ "ہندو مہا سبھا" کس چیز کا نام ہے؟ اور ہندو کون لوگ ہیں؟ جن کی یہ سبھا اور مہا سبھا ہے۔ کیا ہندو وہ لوگ ہیں جو انگریزوں جیسے کپڑے پہنتے ہیں سمندر پار جاکر سب لوگوں کے ساتھ کھان پان کرتے ہیں اور گئو ماس بھی سب کے سامنے بیٹھ کر کھا جاتے ہیں۔ اور جو ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی ہوٹلوں اور ریل کے اسٹیشنوں پر سب کے سامنے مسلمانوں اور مہتر قوم کے خانساماں لوگوں کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا اور ہر طرح کا ماس کھا لیتے ہیں۔ اور پھر کانگریس کے جلسے میں جاکر ہندو سنگٹھن اور ہندو سدھار کا گیت گاتے ہیں تو پوچھنا چاہیئے کہ یہ ہندو مہا سبھا بھی انہی مہاپرشوں کی ہے؟ اور کیا ہندو ایسے ہی لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ مگر میں اس کو نہیں مانوں گا۔ میرا وچار تو یہ ہے کہ ودوان گیانی مہاپرش لوگ ایسے لوگوں کو جو سمندر پار جاکر گئو ماس کا بھوجن کریں۔ اور ہوٹلوں میں مہتروں کا پکایا ہوا ہر طرح کا ماس کھا جائیں وہ ہندو نہیں ہیں۔ اور ہندو مہا سبھا ایسے اگیانی لوگوں کی سبھا نہیں ہے تو کیا ہندو وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو آریہ سماجی کہتے ہیں اور جن کے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش لکھ کر ہندو دھرم اور مورتی پوجا کا خوب ہی کھنڈن کیا ہے۔ اور جن کے چیلے شری رامچندر جی اور شری کرشن جی بھگوان اور ان کی پوتر پستک گیتا جی کی بازاروں میں کھڑے ہو کر نندیا کرتے ہیں۔ اور جنھوں نے یہ دل دکھانے والی بات پنجاب کے شہروں میں پکار پکار کر کہی تھی کہ اگر رامچندر جی اور کرشن جی سوامی دیانند جی کے سامنے ہوتے تو یہ دونوں اوتار سوامی جی کے چرنوں میں اپنا سیس نوا دیتے جس کا بہت سے ہندوؤں کو دکھ ہوا تھا۔ اور کئی شہروں میں اندولن مچا تھا مگر میں جانتا ہوں کہ ہندو سبھا کے نیتا کبھی آریہ سماجیوں کو ہندو نہیں مانیں گے۔ اور سناتن دھرم کو ناش کرنے والوں کو ہندو نہیں کہیں گے۔ کیونکہ آریہ سماجی تو اپنے آپ کو خود ہی ہندو کہنا اور کہلانا مہا پاپ سمجھتے ہیں۔

تو کیا ہندو وہ آریہ سماجی ہیں جو مورتی پوجا کو برا بتاتے ہیں۔ اور جو مندروں میں گھسکر مورتیاں توڑ ڈالتے ہیں۔ اور منوجی کے دہرم شاستر انوسار جتنی باتیں ہیں ان سب کا کھنڈن کرتے ہیں؟ تو پھر میں ہندو مہاسبھا کے نیتاؤں سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ لوگ ہندو ہیں جنہوں نے دیانند شتابدی متھرا کے سمے متھرا کے پوجاریوں کو اور پنڈوں کو مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ اور کیا وہی لوگ ہندو ہیں جو چماروں کو۔ مہتروں کو۔ ڈوموں کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ اور اپنے کنوؤں پر چڑہاتے ہیں۔ اور ان کو ہندو قوم کا انگ بنا کر ان کو جنیو پہناتے ہیں۔ لیکن ہندو سادہوؤں اور مہنتوں کو چماروں اور مہتروں اور ڈوموں سے بھی زیادہ نیچ اور اچھوت کہکر ہندو قوم کے انگ سے سڑے ہوئے ماس کی طرح کاٹ کر الگ پھینکدینا چاہتے ہیں۔ مجھے وشواش ہے کہ ہندو مہاسبھا میں ایسے آدمیوں کو ہندو نہیں مانا جاتا ہوگا تو کیا ہندو وہ لوگ ہیں جن کے ہاں ماس کھانا ضروری سمجھا گیا ہے اور لاہور میں جن کی ماس پارٹی بہت بلوان مانی جاتی ہے۔ اور جس کے نیتا مہاتما ہنس راج جی ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو مجھے بتایئے۔ کیا ہندو ماس کھانے والوں کو کہا جاتا ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ ہندو کبھی ماس نہیں کھاتا۔ اور کبھی وہ کرم نہیں کرتا جو دیا کے انوسار نہ ہو۔ کیونکہ مہاپرشوں نے کہا ہے۔

دیا دھرم کا مول ہے اور اہنسا پرمو دھرما

جتنی باتیں میں نے ہندو مہاسبھا کے نیتاؤں سے پوچھی ہیں اگر ان میں سے کوئی بات بھی ایسی ہو جس کو سنکر ہندو مہاسبھا کے نیتا یہ کہیں کہ ہماری سبھا میں ایسا کوئی منش نہیں ہے جس کے کرم اور جس کے خیالات اوپر لکھے ہوئے جیسے ہوں تو میں سو سو دہنیاد ہندو مہاسبھا کو دوں گا مگر پھر بھی میرا یہ پوچھنا باقی رہجائے گا کہ ہندو مہاسبھا کے چلانے والے کونسی قسم کے ہندو ہیں۔ جب ان میں شری رام اور شری کرشن بھگوان کی نندیا کرنے والے نہیں اور جب ان میں مہتروں کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھانے والے نہیں ہیں اور جب ان میں سمندر پار جاکر گئو ماس کھانے والے نہیں ہیں۔ اور جب ان میں گیتاجی کو ٹھوکر مارنے والے نہیں ہیں اور جب ان میں مورتی کھنڈن کرنے والے اور دہرم شاستر کو بگاڑنے والے نہیں ہیں تو پھر میں پوچھوں گا کہ ہندو مہاسبھا میں اور کس قسم کے ہندو ہیں۔ ہندو مہاسبھا میں سی۔ آر۔ داس بابو سدر راجیوں کے نیتا ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ہندو مہاسبھا سی آر داس بابو سے ذرا یہ پوچھے کہ انہوں نے دلی ملاپ کانفرنس کے موقع پر کہا تھا یا نہیں کہ میں ایسی گئو کو دیوتا نہیں مانتا جو مسلمانوں کے ہاتھ سے اور انگریزوں کے ہاتھ سے کٹ کر مر جائے اور اپنی رکھشا نہ کر سکے"۔ کیا ہندو ایسے ہی بچن کہہ سکتے ہیں ہیں۔ اور کیا سی۔ آر۔ داس بابو نے یہ بڑا

بول منہ سے نکال کر اپنے ہندو پن کو کلنک کا ٹیکہ نہیں لگا لیا۔ اور کیا ہندو مہا سبھا میں پنڈت سندر لال جی بھی ہیں جنھوں نے دہلی کی ملاپ کانفرنس کی بھری سبھا میں یہ کہدیا تھا کہ میں تو گئو اور بکری اور کتے کو برابر سمجھتا ہوں۔ تو کیا وہ آدمی ہندو ہو سکتا ہے جو گئو ماتا کو ماتا کو کتے کے برابر بتاتا ہو۔ میں شری پنڈت مدن موہن مالویہ جی کا نام ہندو مہا سبھا میں بہت اونچا دیکھتا ہوں۔ مگر مجھے یہ پوچھنے کی آگیا ملنی چاہیئے کہ وہ جو رات دن لاٹ صاحب اور انگریزوں کے ساتھ رہتے سہتے ہیں اور ان سے کسی طرح کی چھوت چھات نہیں کرتے۔ اور وہ جو چماروں اور مہتروں کو اور ڈوموں کو برہمنوں اور چھتریوں کے برابر لاکر بٹھا دینا چاہتے ہیں۔ تو کیا وہ یہ ہندو دہرم کے انوسار کرتے ہیں اور یہ کرم کرنے کے بعد وہ پھر بھی ہندو کہے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ تو کیا ہندو مہا سبھا کے بڑے نیتا لالہ لاجپت رائے جی ہندو ہیں؟ جو برسوں سمندر پار کے ملکوں میں گورے آدمیوں کے ساتھ اور مسلمانوں کے ملکوں میں مسلمانوں کے ساتھ رہ کر کھان پان کرتے رہے تو کیا لالہ جی نے اپنے ہندو دہرم کو بچایا؟ اور کیا انھوں نے ان برتنوں میں بھوجن نہیں کیا جن میں گئو ماس بھی کھایا جاتا ہے اور کیا اس میز پر بیٹھکر برسوں کھانا نہیں کھایا۔ جہاں گورے اور مسلمان گئو ماس رات دن میں کئی کئی دفعہ کھاتے رہتے ہیں۔ میری بدھی تو بالکل چکر میں ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندو مہا سبھا میں ہندو کون ہے؟ جو ٹھیک ٹھیک ہندو دہرم پر چلتا ہو۔ جب ایسا کوئی نہیں ہے تو پھر ہندو جاتی اور ہندو جنتا کی رکھشا کا بڑا بول کس منہ سے بولا جاتا ہے۔

آریہ سماج سے سوال

اب میں آریہ سماج سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ جو سادہوؤں اور مہنتوں کو شہر شہر گاؤں گاؤں گلی گلی۔ دوارے دوارے بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ اور ہندو جاتی کے انگ سے سادہوؤں اور مہنتوں کو سڑے ہوئے ماس کی طرح کاٹ کر پھینک دینا چاہتے ہیں تو کیا کبھی انہوں نے اس کا بھی وچار کیا کہ سادہو اور مہنت چماروں اور چوڑوں اور ڈوموں سے گئے گزرے ہیں کہ ان کو تو تم ہندو جاتی میں ملا رہے ہو۔ اور مہنتوں اور سادہوؤں کو دھکے دے کر نکال رہے ہو۔ **دوسرا سوال** میں آریہ سماجی بھائیوں سے یہ کروں گا کہ تم بھائی لوگ بھولے بھالے ہندوؤں کو یہ کہہ کر دہوکا دیتے ہو کہ ہم گئو ماتا کی رکھشا کرنی چاہتے ہیں۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ سوائے باتیں بنانے کے تم نے گئو رکھشا کا کام کونسا کیا اور کونسا آریہ بھائی گئو رکھشا کے لئے جیل خانہ گیا۔ کس آریہ بھائی کا دہن دولت گئو کیلئے

برباد ہوا اور کتنے آریہ بھائی ہیں جو گئو رکھشا کے کارن پھانسی پر چڑھے۔ اور کس کس آریہ بھائی نے پنجرا پول اور گئوشالے بنائے؟ مجھے تو اس سارے بھارت سنسار میں ایک آریہ منش بھی ایسا دکھائی نہیں پڑتا جس نے گئو کے لئے اپنے پران تیاگے ہوں۔ یا دھن دولت لٹایا ہو۔ یا عمر بھر کے لئے جیل کی کوٹھری میں بند ہوا ہو۔ یا کوئی گئوشالہ بنایا ہو۔ مگر میں سادھو اور مہنت بھائیوں میں ایسے بہت سے آدمی دکھا دوں گا جنھوں نے گئو کے لئے گھر بار لٹا دیا۔ عمر بھر کے لئے جیل خانہ چلے گئے۔ اور ان میں سے کئی پھانسیوں پر چڑھ گئے۔ اگر کسی کو شک ہو تو کرتارپور اور راجہ دھیاجی کے گزرے ہوئے جھگڑوں کا دھیان کرے کہ وہاں گئو ماتا کے لئے آریہ سماجی گھر بار سے برباد ہوئے یا سادھو اور مہنت۔ آریہ سماجی گئو ماتا کے لئے جیل خانوں میں گئے یا سادھو اور مہنت آریہ سماجیوں کو گئو ماتا کے لئے پھانسیاں ہوئیں یا سادھوؤں اور مہنتوں کو۔ اور گئوشالے سناتن دھرم ہندوؤں کے ہیں یا آریوں کے۔ سب جانتے ہیں کہ کرتارپور اور راجہ دھیاجی اور دوسری بستیوں اور جگہوں پر جہاں جہاں گئو رکھشا کے جھگڑے ہوئے ایک بھی آریہ سماجی کا گھر نہیں لٹا۔ ایک بھی آریہ سماجی پھانسی پر نہیں چڑھا۔ اور ایک بھی آریہ کا کوئی گئوشالہ نہیں ہے۔ مگر سادھو اور مہنت اب تک جیل خانوں میں ہیں۔ اب تک پھانسی چڑھنے والے سادھوؤں اور مہنتوں کے گھر والے ان کو رو رہے ہیں۔ آریہ بھائی تو سناتن دھرم ہندوؤں کو مسلمانوں سے لڑا کر چپ چاپ الگ کھڑے ہو کر تماشا دیکھا کرتے ہیں۔ جہاں جہاں اور جس جس شہر میں ہندو مسلمانوں کی لڑائی ہوتی ہے وہاں کھوج نکالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی بھائی لڑائی ڈلواتے ہیں اور جب لڑائی ہو جاتی ہے تو سناتن دھرم ہندوؤں ہی کے چوٹیں لگتی ہیں۔ انہی کے مندر لوٹے جاتے ہیں۔ اور انہی کی مورتیاں توڑی جاتی ہیں۔ اور انہی کے دھن کی لوٹ ہوتی ہے۔ اور انہی کے گھر بار کو آگ لگائی جاتی ہے۔ اور وہی سناتن دھرم ہندو کچہریوں میں کھچے کھچے پھرتے ہیں۔ اور پھر وہی سناتن دھرم ہندو جیل خانوں میں بھرے جاتے ہیں۔ اور انہی سناتن دھرم ہندوؤں کا بیوپار مسلمانوں کے بائیکاٹ سے تباہ ہو جاتا ہے۔ کوئی بتائے کہ آریہ سماجی بھائیوں کا بھی کسی لڑائی جھگڑے میں آج تک کوئی نقصان ہوا ہے۔ کیسے دکھ کی بات ہے۔ سناتن دھرم بھائیوں کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اور وہ آریہ سماجی بھائیوں کے ہتھکنڈوں سے خبردار اور ہوشیار نہیں ہوتے۔ اب میں اپنے لیکھ کے انت میں ہندو مہا سبھا کے نیتاؤں سے ایک اور بات جو سب سے بڑی ہے پوچھ کر اس لیکھ کو پورا کر دیتا ہوں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ بودھ گیا جی کے مہنت جی کو بودھ گیا کے مندر سے بے دخل کرنے کی کھچڑی پک رہی ہے۔ اور آریہ سماجی بھائیوں اور ان کے مورکھ سناتن دھرم ہندو متروں

نے ایکا کر لیا ہے کہ بودھ گیا جی کا مندر بدیشی برہما، جاپان، اور چین والوں کو دے دیا جائے
اور بدھ دہرم کے چینی۔ جاپانی اور برہمی لوگ ہندوؤں کے اس پوتر استھان پر قبضہ جمالیں
اور ہندوؤں کے مہنت کشن دیال جی کو اور ان کے بہت پرانے قبضہ کو وہاں سے اٹھا دیا جائے
ہندو بھائیوں کو لجیا نہیں آتی کہ اپنا پوتر استھان ان بدیشیوں کو دئے دیتے ہیں جن کے ہاں
ہر طرح کا ماس کہا یا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ چوہا اور مینڈک اور سانپ اور بچھو اور گند کی کے
کیڑے بھی کہا جاتے ہیں۔ تو کیا ہندو جاتی یہ چاہتی ہے کہ بودھ گیا کے مندر میں گئو ماس بودھ دہرم
والے کہلم کہلا جھٹکر کہائیں۔ اور کیا ہندو جنتا کروڑوں جیوؤں کی ہتیا جو بودھ دہرم والوں
کے کہانے کے لئے بودھ گیا کے مندر میں ہوا کرے گی۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنا کوئی بڑا پن سمجھتی
ہے۔ نہیں نہیں۔ اے ہندو بھائیو! بدھی سے کام لو۔ اور بودھ گیا جی کے مندر کو مہنت
کشن دیال جی کے ہاتھ سے نہ جانے دو کہ یہ اتنا بڑا پاپ ہوگا کہ جس کا کوئی بھی پرائشچت نہیں
ہوسکتا۔

اور یہ بھی دہیان رکھو کہ سادہو اور مہنت ہندو شریر اور ہندو جنتا کے انگ کے لئے
ایسے ہیں جیسے اندہیرے میں چندرماں کی جوت۔ اور جیسے گرمی اور سوکھے میں ٹھنڈا پانی۔
اگر کسی مہنت اور سادہو میں دہرم کے برخلاف کوئی بات دیکھو تو اس کو اس طرح سمجھاؤ
کہ دوسری جاتیوں میں ہندو دہرم بدنام نہ ہو۔ کہ بڑوں نے کہا ہے۔ اپنا گھٹنا کہولنا اور آپ ہی لاجوں مرنا

سناتن دہرم کا ایک سیوک حسن نظامی

دکھ بھرا سندیسا

لیکھ پورا ہونے کے بعد شری پنڈت راج نرائن جی ارمان کہٹ شاستری کا ہندو
سماچار نظر پڑا جس کی دکھ بھری خبروں کو دیکھکر کون ہندو ہے جو سنتوش سے چپکا بیٹھا
رہے گا۔ اور اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائے گا۔ پنڈت راج نرائن جی کا ہندو
سماچار دہلی راجدہانی میں ہندو جاتی کی بڑی سیوا کر رہا ہے۔ اور خود پنڈت جی جس پریم اور
اچھے بھاؤ سے سناتن دہرم کی رکھشا کر رہے ہیں۔ اس کو ہر کوئی جانتا ہے۔ پوجیہ پاد سوامی شردھانند
جی مہاراج کے سب چھپے پول پنڈت جی نے کہول کر رکھ دئے۔ اور ایک ایک بات دکہا دی

کہ سوامی جی نے ہزاروں روپیہ کھا لیا ہے۔ اور وہ سناتن دھرم ہندوؤں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ گڑھوال کے غریبوں اور بھوکوں کے لئے سوامی جی کو جو ہزاروں روپیہ سناتن دھرم ہندوؤں نے دیا تھا وہ انہوں نے اپنے لڑکے آنند کو دیدیا۔ اور اس روپیہ سے اخبار ارجن جاری کیا گیا۔ جو سناتن دھرم کی جڑ کاٹ رہا ہے۔ اب وہی سوامی جی متھرا میں جا کر کرشن بھگوان کی نگری کو اجاڑنا اور برباد کر دینا چاہتے ہیں۔ ہندو جاتی آنکھ کھولے اور ہندو سماچار دہلی کی سہائتا کرے۔ اور متھرا میں جو کچھ آریہ سماج نے کیا ہے اس کا کچھ بندوبست کرے نہیں تو ساری دنیا سے کہہ دے کہ ہندو تو مر گئے ہیں اور ان کو آریہ سماج سے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اور ان کو اپنے دھرم کی لجیا نہیں رہی ہے۔

(دہی اوپروالا سیوک)

(ہندو سماچار دہلی۔ مطبوعہ ۲۸ر فروری ۱۹۲۵ء)

متھرا اور بندرابن میں آریہ سماجیوں کا فساد

مندروں اور گھاٹوں پر حملہ کر کے گستاخیاں کیں

مندر میں تھوکا گیا۔ اور گالیاں دی گئیں

شہر متھرا میں سماجیوں کی حرکات کے خلاف زبردست جلسہ

مفصل حالات

متھرا میں دیانند جنم شتابدی اُتسو ۱۵ر فروری سے شروع ہوا تھا جس میں سماجیوں کی ہر حصہ ہند سے کافی تعداد شریک تھی۔ کچھ آریہ سماجی ۱۳ر فروری کو بھی آ گئے تھے۔ اسی روز سے انہوں نے متھرا کے مقدس گھاٹوں وغیرہ پر خلاف تہذیب حرکات شروع کر دی تھیں۔ ۱۵ر فروری کو بھی چند گھاٹوں پر جوتا پہنے اور صابن سے نہانے کے لئے سماجیوں کو روکا گیا۔ اور کشمکش ہوتے ہوتے رہ گئی چند جداگانہ حالات حسب ذیل ہیں۔

مندر گوپال جی پر گستاخیاں۔ بندرابن کے شروع میں مہاراجہ صاحب بھرت پور نے ایک نہایت

خوشنما اور عظیم الشان مندر تعمیر کرایا ہے۔ وہاں ۱۶ فروری کو آریہ سماجی جماعت پہنچی۔ پہرہ داروں اور منتظمان نے ان کو اندر جوتا اور جراب پہنکر جانے سے روکا تو ان کو آریہ سماجیوں نے جواب دیا کہ "کیا پاجامہ اور دھوتی بھی اتار کر ننگے ہو کر جائیں"۔ یہ شر انگیزی دیکھکر مندر کے تمام پہرہ دار لٹھ لیکر دروازہ کی حفاظت کے لئے بیٹھ گئے تب وہ سماجی جتھا وہاں شرارت کرنے سے باز آیا۔ اس مندر کے منتظم پجاری ہنس داس جی ہیں۔

شری رنگ ناتھ جی کے مندر پر سماجیوں کا حملہ اور دل آزار حرکات۔ آگے بڑھ کر بندرابن کا مشہور واجب التعظیم مندر شری رنگ ناتھ جی کا ہے۔ وہاں ۱۶ فروری کو صبح دس بجے آریہ سماجیوں کی کافی تعداد گئی۔ اس کو جوتا اور جراب اتار کر اندر جانے کو کہا گیا تو اس پر جھگڑا ہوا۔ سماجی جب آگے بڑھنے لگے تو ان سے کہا گیا کہ بھگوان کے پرساد بٹ جانے پر جانا تو انہوں نے مندر والوں سے کہا کہ "یہ پبلک کی جگہ ہے ہم ان مورتیوں کو یہاں سے باہر نکال دیں گے"۔ زبردستی اندر جانے پر پہرہ دار جو دو مندر نے روکا تو اس کے سر پر لاٹھی ماری جس سے ماتھا پھٹ گیا۔ اور خون نکلنے لگا۔ دوسرے لوگوں کو بھی مارا سماجیوں کی تعداد بہت تھی۔ اس لئے مندر والے پٹ گئے۔ سماجی جاتے ہوئے پہرہ والوں سے ایک بلم اور مشعل جلانے کی دو لکڑیاں چھین کر بھاگ گئے۔

دوسرا حملہ۔ دوبارہ ۱۷ فروری کو آریہ سماجی اس مندر میں جانے کو آئے۔ اور بدستور شرارتیں برپا کیں۔ سخت کہنا دروازے کی چابی پہرہ دار سے جبراً چھین لی کیونکہ اندر جانے سے روکا گیا۔

تیسرا حملہ۔ ۱۸-۱۹-۲۰ فروری کو اکا دکا سماجی آتے رہے۔ لیکن ۲۱ فروری کو قریباً دوسو آریہ سماجی آئے اور مندر میں نہ جانے کا وقت ہوتے ہوئے بھی جبراً گھس گئے۔ ایک بورڈ کو لیجانے لگے جس پر لکھا ہوا تھا کہ (آریہ سماجیوں کو اندر جانے کی ممانعت ہے) پہرہ داروں نے وہ بورڈ مانگا تو ان کو بہت مارا پیٹا گیا اور چند ہاتھا پائی پر سماجیوں نے حملہ کیا۔ مندر میں جاتے پر جراب کو اتارنے کو کہا گیا تو سماجیوں نے انکار کیا اور کہا کہ جراب اور دھوتی دونوں میں کپڑا ہے۔ تم لوگ دھوتیاں بھی اتار دو۔ چپلیں گھسنے کی جگہ سماجیوں نے ٹھوکا اور بھگوان کے سامنے جاکر جرابیں پہنیں۔ اور سوامی دیانند کی جے کے نعرے لگائے اور کہا کہ ان مورتیوں کو ہم بہت جلد توڑ ڈالیں گے پشکرنی (تالاب) جو نہایت مقدس ہے اور جس کا پانی بھگوان کی مورتی کے اشنان کو جاتا ہے۔ وہاں جبراً جوتا لے گئے اور کہا کہ "یہ پانی تو ہماری جوتی سے بھی گندہ ہے"۔ باغیچہ جہاں ہر شکر وار کو بھگوان کی سواری نکلتی ہے وہاں جبراً تمام آریہ سماجی جوتے لے گئے۔ اس مندر میں ایک ستون ساڑھے بارہ من سونے کا ہے۔ سماجی کہتے تھے کہ "اس کو توڑ کر گوروکل کو دے دو"۔

چوتھا حملہ

۲۲ر فروری کو آریہ سماجی لوگ مندر میں جانے لگے۔ لیکن ان کو بمشکل دروازہ پر روکا گیا۔ اب دروازہ پر پولیس کا پہرہ لگا ہوا ہے۔

مندر کی دیواروں پر پاجیانہ حرکات

شری رنگ جی کے مندر کی اندرونی دیواروں پر آریہ سماجیوں نے کوئلہ اور پنسلوں وغیرہ سے اس قدر لکھا ہے کہ تمام دیواریں بھر گئی ہیں۔ دیواروں کی چند تحریرات ہم ذیل میں دیتے ہیں۔

"سوامی دیانند کی جے۔ گرو ورجانند کی جے۔ سوامی شردھانند کی جے۔ ویدک دھرم کی جے۔ مہاتما ہنس راج کی جے۔ نستے ہم یہاں سے ہٹیں جائیں گے بسناتن دھرمی بھائیوں کو مر جانا چاہئے آریوں کا قبضہ اس مندر پر ہو جائے گا۔ لالہ سائیں داس جی ایم اے پرنسپل۔ لالہ دیوا چند ایم اے۔ ایک مورت کی پوجا کرو۔ سب آریہ بن جاؤ۔ اور مندروں کو توڑ دو۔ اگلی شتابدی پر اس پر قبضہ ہو گا۔ اگلی شتابدی پر یہاں آریوں کا راج ہو گا۔ اگلی شتابدی اس جگہ ہو گی۔ آریہ مندر۔ پوپ جی بچیت (ہوشیار ہو جاؤ) ہتیں تو دُرگتی ہو گی بسناتنی کی ماں کی .... (یہ لفظ ہم نہیں لکھنا چاہتے۔ ایڈیٹر) اس مندر میں آریہ پاٹھ شالہ ستھاپت ہو گی۔ مندر آریوں کا ہے۔ کنٹھی توڑ دو" وغیرہ وغیرہ۔

لالہ بابو کے مندر میں بے ادبی

اس مندر میں سماجیوں نے معمولی شور برپا کیا۔ اور مندر کی دیوار پر صرف اس قدر لکھا "ویدک دھرم کی جے"

مندر رادھا رمن جی پر سماجیوں کا حملہ

۱۶ر فروری کو پہلے کوئی بیس آریہ سماجی آئے۔ مندر میں جانے لگے۔ جراب اور جوتا اُتارنے کو کہا گیا تو پہرہ دار سپاہی باسدیو کے منہ پر تھپڑ مارا اور گالیاں دیں۔ اُس کے سر پر لاٹھی مار دی جس سے ضرب شدید آئی۔ شور ہونے پر اور آدمی آ گئے۔ سماجیوں نے ان پر بھی حملہ کیا جس سے ہر دو طرف کے آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ سماجی مار پیٹ کر بھاگ گئے۔ بعد میں مندر کا پھاٹک بند کر دیا گیا۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد قریباً دو ہزار آریہ سماجیوں نے حملہ کیا۔ گوسوامی بیجے کرشن جی دروازہ مندر کی چھت پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے کہ یہ وقت آپس کی لڑائی کا نہیں ہے۔ سماجیوں نے کہا کہ دروازہ کھول دو ورنہ ہم اندر آ کر تم سبھوں کی بوٹی بوٹی کاٹ دیں گے۔ گوسوامی جی نے اپنے بھائی گوسوامی کرشن چیتن جی آنریری مجسٹریٹ سے کہا کہ اب پولیس میں اطلاع بھجوا دو۔ چنانچہ گوسوامی مدن موہن جی جو مندر سے باہر تھے انہوں نے پولیس میں اطلاع دی تو سب انسپکٹر پولیس مع چند کانسٹیبلوں کے آ گئے۔ اس وقت تک سماجیوں کا ہنگامہ جمع تھا۔ پولیس کو دیکھ کر کچھ سماجی ہٹ گئے۔ اور لالہ کانشی رام وید پروان

آریہ سماج لاہور نے جو مشہور تجربہ کار اور پولیس چال جاننے والے ہیں فوراً ہی یہ چال چلی کہ پولیس سے کہا کہ "اب آپ آگئے ہیں اب ہمارا شک رفع ہو جائے گا۔ کیونکہ ہمیں شک ہے کہ مندر میں ہمارے چند آدمیوں کی لاشیں ہیں"۔ چنانچہ سب انسپکٹر پولیس نے معہ کاشی رام وید کے اندر جا کر دیکھا تو کاشی رام کو سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ دوسری طرف مندر کا پچھلا حصہ کچھ ٹوٹا ہوا ہے۔ چند سماجی اس پر چڑھ کر مندر میں جانے لگے تو برابر والے مکان پر کھڑی ہوئی لڑکیوں نے کہا کہ "یہ راستہ پاخانہ کو جاتا ہے"۔ تب وہ لوگ وہاں سے واپس چلے گئے۔

(نوٹ) یہ وہ حالات ہیں جو پانچ ہندوؤں نے بندرابن جا کر تحقیقات کر کے نوٹ کئے ہیں۔

متھرا میں سماجیوں کی دل آزار حرکات

بھگوان کے مکٹ کو پھینک دیا

چوبوں پر حملہ اور بازار بند

بندرابن میں تو اس طرح سماجیوں نے سخت پاجیانہ اور دل آزار حرکات کیں۔ لیکن متھرا میں سب سے زیادہ بیہودگی کی ہے۔ اگرچہ ۱۰ فروری سے ہی گھاٹوں پر ان لوگوں کی شیطانی حرکات ہو رہی تھیں۔ جوتا لیجانے صابن لگانے اور وہ اشنان کرنے سے روکنے پر چوبوں کو گالیاں دیتے اور اپمان کرتا۔ یہ تو معمولی باتیں تھیں لیکن ۱۲ فروری کو وشرانت گھاٹ پر ایک چوبے کے لڑکے کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ کیونکہ وہ صابن سے نہانے پر روکتا تھا۔ اس کے کچھ دیر بعد سماجیوں کا ایک بہت بڑا ہجوم آیا جس میں دیانند کالج کے لڑکے ہاتھوں میں ہاکی سٹک لئے ہوئے بھی تھے۔ وہ لوگ وشرانت گھاٹ پر آئے۔ ایک اندھا لڑکا اس وقت کیرتنی اور سورداس جی کے بھجن گا رہا تھا جن میں بھگوان رام اور بھگوان کرشن کی تعریف تھی۔ اس کو گالیاں دیکر ہٹا دیا گیا۔ اور کہا کہ یہ کیا پوپ لیلا کر رہے ہو۔ ایک پتھر جو اندھے کے آگے رکھی تھی اس کو سماجیوں نے توڑ ڈالا۔ دوسری مکٹ منڈل پر حملہ کیا۔ وہاں بھگوان کرشن کا وہ مکٹ رکھا ہوا ہے جو کنس کو مارنے کے وقت آپ کے سر پر تھا۔ اس مکٹ کو ہاکی سٹک سے کھینچ کر گرا دیا اور تکئے اور گدی کو بھی گرا دیا۔ چوبوں نے روکا تو چوبوں پر حملہ کیا گیا۔ اس پر چوبوں اور سماجیوں میں مقابلہ ہوا۔ سماجیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس لئے قریب کے گھر والوں نے اپنی حفاظت کے لئے چھتوں سے ڈھیلے مار کر ان کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن سماجی ہٹتے نہ تھے۔

وہ اوتاروں کو گالیاں دیتے اور چوبوں اور دوسرے ہندؤں کو مارپیٹ کر رہے تھے اس شور وشر میں گھاٹ کے سامنے کا بازار بند ہوگیا۔ اور اطلاع ملنے پر پولیس آئی۔ بعد میں کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر بھی آگئے۔

سوامی شردھانند اور ڈی۔اے۔وی کالج کے پرنسپل۔ پروفیسر دیوان چند ایم اے وغیرہ ایک موٹر میں آئے اور وہ آریہ سماجیوں کو وہاں سے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس مارپیٹ میں ایک چوبے پر سماجیوں نے لٹھ سے حملہ کیا۔ وہ گر پڑا تو اس کو بچانے کے لئے ایک نوجوان لڑکا اس کے اوپر آگیا۔ اس کے سر پر سماجی کا لٹھ لگا جس سے سخت چوٹ آئی۔ بہت سے چوبوں کے چوٹیں لگیں ابھی دوپہر کلکٹر صاحب پھر وہاں آئے تھے۔ دوپہر سے ہی گھاٹ کے ہر طرف پولیس گارد کا پہرہ لگ گیا تھا۔ سماجیوں کے اس خوفناک حملے سے شہر بھر میں سنسنی پھیل گئی۔ اور بھگوان کا مکٹ گرانے کی خبر نے شہر والوں کے دلوں کو پاش پاش کر دیا۔

سماجیوں کے خلاف نفرت وناراضگی کا جلسہ

۲۲ر فروری کو ایک ہندی نوٹس تقسیم ہوا جس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے۔

”تمام سناتن دھرمی سجنوں سے نویدن ہے کہ تاریخ ۲۲ر فروری ۱۹۲۵ء کو سری گوردھن ناتھ جی کے مندر (سوامی گھاٹ) میں شام کے تین بجے کئی ضروری امور پر وچار کرنے کے لئے سناتن دھرمیوں کی سارو جنک سبھا ہوگی جس میں باہر کے آئے ہوئے سناتن دھرمی سجن بھی شامل ہوں گے۔ اس لئے تمام سناتن دھرمی سجنوں کو ٹھیک وقت پر ضرور پدھارنا چاہئے“

نویدک۔ منتری برج منڈل سناتن دھرم سبھا متھرا“

چنانچہ وقت مقررہ پر جلسہ زیر صدارت [illegible] کالندی جوشی بابا ۱۰۸ سری شیو پرکاش لال جی رئیس اعظم (آنریری مجسٹریٹ) متھرا ہوا۔ پہلے پنڈت دھرم پرکاش آچاریہ جی شاستری ودیا بھوشن اٹاوہ نواسی۔ پنڈت گوردت جی اپدیشک شاستری سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ اور پنڈت راج نرائن جی ارمان [illegible] شاستری (ایڈیٹر [illegible]) لکشمن آچاریہ جی مہاراج نے اپنی تقریریں کیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

دو ایک سال سے یہ بات مشہور تھی کہ متھرا میں دیانند شتابدی ہوگی۔ ہم لوگ یہ بخوبی جانتے تھے کہ دیانند کون تھے لیکن متھرا کے سناتن دھرمیوں نے ان کو جگہ دی۔ یہ سمجھکر کہ وہ ہمارے مہمان ہیں کسی سناتن دھرمی بچے نے بھی سماجیوں کے جلسہ میں جاکر کوئی وگھن نہیں ڈالا لیکن یہاں جو سناتن دھرم کا پرچار ہو رہا ہے۔ اس میں دیانند شتابدی والے سماجیوں نے کس قدر اودھم مچایا اور کتنا وگھن ڈالا۔ یہ سب لوگ جانتے ہیں۔ آریہ سماجی یہاں گالیاں تک دیکر چلے گئے اور باہر بازار میں بھی شور مچاتے رہے اور غیر مہذب الفاظ کہتے رہے۔ مگر ہم لوگ یہ خیال کرکے خاموش رہے کہ ان کی یہ عادت ہی ہے لیکن افسوس ہے کہ جیسا اینٹ دی ونٹ ناگر بھگوان کرشن پر تمام برج والے نچھاور ہو رہے ہیں ان کے مندروں میں سماجی لوگ جوتے اور جرابیں پہنکر گئے۔ اور کئی طرح کی خرابیاں کیں۔ ہم لوگ گنگا جی کو بھگوان کے چرنوں سے نکلا ہوا مانتے ہیں اور جمنا جی کو تو بھگوان کی خاص پٹ رانی ہی سمجھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سماجی لوگوں نے اس جمنا جل کو گندہ پانی وغیرہ کہا۔

اور سب سے بڑھکر نفرت انگیز حرکت یہ ہے کہ جو مکٹ بھگوان کرشن چندر جی کا اس وقت کا ہے کہ جب کنس کو مارکر آپ نے وشرام کیا تھا اس مکٹ کو وشرانت گھاٹ پر سماجیوں نے اپنی ہاکی سٹک سے کھینچکر پھینک دیا۔ اور دوسرے بھی باہر تک کھینچ لے گئے۔ اور سائن بورڈ کو توڑ ڈالا۔ اس پر بھی وہ لوگ ایکتا کا شور مچاتے ہیں۔ شری رنگناتھ جی۔ رادھا من جی۔ مدن موہن جی۔ دوارکا دھیش جی وغیرہ کے مندروں میں سماجیوں نے جو کچھ شرمناک حرکات کی ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ تفصیل کے مختصر حالات دوسرے صاحبان سنائیں گے۔

ایکتا اور سنگھٹن

کی آڑ لیکر آریہ سماجی ہم لوگوں پر کب تک اتیاچار کرتے رہیں گے کیا کبھی سناتن دھرمی بیدار بھی ہوں گے یا نہیں؟ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رنگناتھ جی کے مندر کی بے عزتی ہوتی ہے۔ اس سے ہمارا کیا تعلق ہے۔ لیکن ایسے لوگ بخوبی یاد رکھیں کہ آریہ سماجی لوگ ایک ایک گھر جاکر بے عزتی کریں گے۔

ازاں بعد شری کرشن پرچار سبھا قائم مقام شری سیٹھ رنگناتھ جی نے وہ حالات مختصر سنائے جو اس مندر کے متعلق ۔۔ صفحہ پر درج ہیں اور علاوہ از یہ کہا کہ اکثر آریہ سماجی لوگ خود کو سناتن دھرمی کہکر مندر میں گئے۔ اور بھگوان کی مورتی کے پاس جاکر کہتے تھے کہ یہ پتھر کی مورتی کیا کرسکتی ہے اور بھگوان کے سامنے کھڑے ہوکر جرابیں پہنتے تھے۔ رو کئے پر کہتے تھے کہ ان مورتیوں کو توڑ کر یہاں گوروکل قائم ہوگا۔ سماجیوں نے جگموہن کے اندر جاکر تھوکا اور گئے پر کہا کہ تمہارے باپ کا مندر۔

نہیں ہے۔ پہرہ والوں سے کہتے تھے کہ ہم تین لاکھ آدمی یہاں آئے ہیں۔ تمہارے مندر کے ٹکڑے اُڑا دیں گے۔ بھگوان کا نام لیکر سماجیوں نے گالیاں دیں۔ چندن کی جگہ بھی تھوکا۔ جب سمجھدار اور مہنت سماجیوں سے ان سماجیوں کی شکایت کی تو انہوں نے بھی بھگوان کو گالیاں دیکر کہا کہ یہ سب اچھا کرتے ہیں۔ پتھر پوجنا خراب ہے۔ اب یہاں آریہ سماج اور گُروکل قائم ہوگا۔ ازاں بعد بلدیو پجاری چاؤنڈا دیوی نے کہا کہ شیتلا جی کی مورتی کو سماجیوں نے آکر پاؤں سے ٹھکرا دیا اور روکنے پر گالیاں دیں۔ دَشرتھ رائے جی نے کہا کہ متھرا میں کنس کے قلعہ کے قریب بھیروں کی مورتی کی سماجیوں نے سخت بے ادبی کی اور اس کو گرا دیا۔ اس کے رادھا رمن جی کے مندر کے قائم مقام گوسوامی جے کرشن جی نے سماجیوں کی شیطانی اور دل آزار حرکات مختصراً سنائیں۔ زیادہ تو وہی حالات تھے جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے فرمایا کہ جب بندرابن میں گُروکل آیا تھا تو خیال ہوا تھا کہ آریہ سماجی لوگ مورتی کی عزت نہیں کرتے ہیں۔ اس لئے مندروں میں ان کے جانے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں اودار چت لوگوں نے اس بندش کو ہٹا دیا۔ سماجیوں نے ہمارے مندروں پر اتیاچار نہیں کیا بلکہ ہمارے دلوں کے دروڑھ سناتن دھرمی بھاؤں (جذبات) پر بھی حملہ کیا ہے۔ ڈی۔ اے وی کالج کے لڑکوں نے بھی یہیں آکر گالیاں دیں جوتا اور جراب اتارنے پر جب ان کو کہا تو انہوں نے کہا کہ یہ مندر پبلک کا ہے۔ تمہارے باپ کا نہیں ہے۔ پبلک جس طرح چاہے گی کرے گی۔ سماجیوں نے ہم سے کہا کہ دروازہ کھلوا دو۔ ورنہ ہم دو لاکھ آدمی یہاں آئے ہیں۔ دروازہ جبراً توڑ دیں گے اور اندر آکر تمہاری بوٹی بوٹی کر دیں گے۔ پولیس کی لال پگڑی دیکھکر وہ خاموش ہو گئے۔ اب یہ بات سب کے ہر جانی ضروری ہے کہ آریہ سماجی لوگ ہندوؤں سے بالکل الگ ہیں اور وہ ہمارے مندروں کو آریہ سماج اور گُروکل بنانا چاہتے ہیں۔ ازاں بعد سناتن دھرمی رادھا رمن جی بندرابن والے سری گوسوامی مدھو سودن جی نے حسب ذیل رزولیوشن پیش کیا۔

۱۔ شری متھرا جی اور شری بندرابن دھام وغیرہ کے تیرتھ استھانوں اور دیو مندروں میں دیا نندی تتھا کتھت آریہ سماجیوں کے اس ہفتہ میں کئے ہوئے نیم ودروہ اور بھیردے وو ارک ارادوں کو چھلنی بنانے والے اتیاچاروں کا ہونا جو اب تک معلوم ہوا ہے ان پر سناتن دھرمیوں کی یہ سبھا حیرت اور سخت گھرنا اور شوک پرگٹ کرتی ہے) اس کی تائید تمام حاضرین نے کی۔ ازاں بعد ایک سب کمیٹی حسب ذیل اصحاب کی قائم کی گئی۔ ودیا کلانندھی جوشی بابا شری ۸۰۰ اشیو پرشاد لال جی۔ ڈاکٹر رادھا ولبھ جی پاٹھک۔ بابو بسنت لال جی وکیل۔ پنڈت

نٹ ور لال جی چترویدی۔ گوسوامی چھبیلے لال جی۔ لالہ ہرے کشن لال جی۔ لالہ سوہن لال جی گوئل سب کمیٹی کا کام یہ قرار پایا کہ شری رنگ ناتھ جی کے مندر کی دیواروں پر جو ناشائستہ الفاظ ساجیوں نے لکھے ہیں ان کا فوٹو لیا جائے۔ دیگر اتیاچاروں کی تفصیل معلوم کی جائے اور مکمل رپورٹ تیار کر کے مع فوٹو کی کاپی کے سناتن دھرمی نیتاؤں کے پاس بھیجی جائے۔

متھرا اور بندرابن کے فساد اور ساجیوں کی شیطانی حرکات کے ذمہ دار کون ہیں؟

دیانند جنم شتابدی اتسو کے سلسلے میں پہلے سے ہر جگہ سماج کا جو پرچار ہو رہا تھا وہ سخت ناشائستہ اور ہندوؤں کے لئے دل آزار تھا۔ تصویریں بھی شائع کی گئیں۔ چنانچہ ایک تصویر میں شیو جی کی پنڈی دیکر اس کی بے ادبی کی گئی ہے۔ اور دیانند اور بھگوان کرشن کی تصویریں دیگئی ہیں۔ چند لوگ بھگوان کرشن سے کہتے ہیں کہ بھارت ورش کا ادھار کس طرح ہوگا تو بھگوان کرشن دیانند کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ کرے گا۔ یہ تصویر تمام ہندوؤں کے لئے سخت دل آزار ہے۔ غرض شتابدی پرچار کے سلسلے میں ساجیوں اور ساجی اخباروں نے عام ساجیوں کے جوش سناتن دھرم اور مورتی پوجا کے خلاف سخت بھڑکا دئے تھے۔ اور شتابدی ہوتے ہوئے بھی ساجی اخبارات اشتعال انگیز الفاظ لکھتے رہے۔ اخبار تیج کا فائل اس سلسلہ میں دیکھنے کے قابل ہے۔ اور شردھانند کے لڑکے اندر نے اپنے اخبار ارجن مطبوعہ ۲۲ فروری میں شردھانند کی ایک تقریر شائع کی جو دیانند شتابدی کے ایک جلسہ میں شردھانند نے کی تھی۔ اس میں یہ سطور قابل غور ہیں "میں آریوں سے کہتا ہوں تم آگے بڑھو ہندو تمہارے پیچھے چلیں گے۔ ہندو لوگ سدا تمہارے پیچھے چلے ہیں۔ شدھی آندولن کا اودھاہرن تمہارے سامنے ہے۔ ہندو لوگ پہلے کب مانتے ہیں۔ یہ تو بت پرستی کرنے پر بھی مانتے ہیں" وغیرہ۔

دیانند شتابدی کے جس جلسے میں ہزارہا ساجیوں نے یہ الفاظ سنے ہوں گے ظاہر ہے کہ ان کے جذبات ہندوؤں کے خلاف کس قدر بھڑک گئے ہوں گے۔ اور انہوں نے ہندوؤں کو بالکل معمولی چیز سمجھ لیا ہوگا۔ یہ اخبار ارجن ۲۲ فروری کا ہے جو دہلی چھپتا ہے قاعدہ ۲۰ فروری کو شائع ہو گیا تھا۔ شردھانند کی یہ تقریر اور اس ارجن کے شائع ہونے کے بعد ہی ۲۱ فروری کو شرارت کا آغاز متھرا میں ساجیوں کی طرف سے ہوا ہے۔ جہاں انہوں نے بھگوان کرشن کے مکٹ اور تکیہ وغیرہ کو نیچے گرا کر تمام ہندوؤں کی بیحد دل آزاری کی ہے۔ لہٰذا متھرا اور بندرابن

کیے فساد اور سوراجیوں کی ان شیطانی حرکات کی ذمہ داری آریہ سماج کی تعلیم کے علاوہ دیانندی شتابدی کے سلسلے کا پرچار اور اخبار تیج کی یہ جوش بھڑکا دینے والی تقریر ہے۔ ان باتوں کی کوئی تردید نہیں کر سکتا۔ یہی شردھانند کی پارٹی ایک خاص فریق بنی ہوئی تھی جس کی حرکات کے باعث پارسال دہلی کا خوفناک فساد ہوا تھا۔ اب یہ لوگ ہندوؤں اور سماجیوں کو لڑا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

سناتن دھرمی لیڈر کہاں ہیں؟ اور سناتن دھرمیوں کا کیا فرض ہے؟

عرصہ سے شور ہو رہا ہے کہ ہندو سنگھٹن وغیرہ کی آڑ لیکر آریہ سماجی لوگ ہندو دھرم کے خلاف سخت دل آزار حرکات کر رہے ہیں ایسے اکثر حالات پنڈت مدن موہن جی مالوی اور پنڈت دین دیال جی دیاکھیان واچسپتی کے سامنے بھی سناتن دھرمیوں نے رکھے۔ لیکن شری مالوی جی کی ہر دلعزیزی اور دنیاوی باتوں کی وجہ سے ان پر پردہ پڑتا رہا۔ اب متھرا اور بندرابن کے حالات پر بھی ان کی ہر دل عزیزی اور باہمی تعلقات کی مصلحت کا پردہ پڑ جائے گا۔ یہ ہماری پیشینگوئی ہے۔ اس لئے ہم تمام سناتن دھرمیوں کو پُر زور توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان ناشائستہ حرکات کے خلاف نفرت و ناراضگی کے جلسے کرکے ریزولیوشن پاس کریں۔ اور لفٹنٹ گورنر صوبہ متحدہ الہ آباد اور وائسرائے ہند کے پاس بمقام دہلی بھیجکر ان پر زور دیں کہ متھرا اور بندرابن کی حرکات کے متعلق سماجیوں کے خلاف انہوں نے کیا نوٹس لیا ہے۔

بعض سماجیوں کا سفید جھوٹ

شردھانند نے اپنی ایک چٹھی جس میں نارائن چوبے برہمچاری اور گرو رام چرن شرما چترویدی کے بھی نام ہیں۔ اپنے اخبار تیج ۲۵ فروری میں شائع کرائی ہے جس میں وشرانت گھاٹ کے فساد کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ "اس سے آریہ سماج اور چترویدی پروہتوں اور اینڈ سناتن دھرمیوں کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آ سکتا" یہ چٹھی سراسر دھوکہ بازی کی ہے۔ کیونکہ ۲۲ فروری کو متھرا کا سارو جنک سناتن دھرمیوں کا جلسہ ہی اس کی تردید کر دیتا ہے جس کی مکمل رپورٹ اخبار ہذا میں درج ہے معلوم ہوتا ہے کہ شردھانند یہ فسادات کرا کے اب ان کے نتیجے کا خیال کرکے گھبرا گیا ہے۔ اور جھوٹی اطلاعیں شائع کرا رہا ہے۔ ہندوؤں کو اس

کے دھوکہ میں ہرگز نہ آنا چاہیے۔ دوسرا سفید جھوٹ اخبار ملاپ کا ہے جس نے تمام فساد میں چوبوں ہی کی شیاد تی ظاہر کی ہے اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھا۔ ملاپ یہی لکھتا ہے کہ پنڈت راج نرائن نے گندے اشتہار بانٹے اور لیکچر دئے۔ اور چوبوں اور پنڈوں کو اکسایا۔ ہم اس دھوکہ باز اور دروغ گو سے دریافت کرتے ہیں کہ سناتن دھرمی ودوانوں کے لیکچر متھرا میں ۱۹ فروری کی شام سے شروع ہوئے ہیں۔ اور ۱۹ فروری کی صبح ہی کو ہم مع دیگر ودوانوں کے متھرا پہنچے۔ لیکن اس سے پہلے جو ۱۵ فروری سے لیکر ۱۸ فروری تک بندرابن کے مندروں پر حملے ہوئے۔ اور گالیاں دی گئیں۔ مارپیٹ ہوئی۔ اور متھرا کے کئی گھاٹوں پر کشمکش ہوتی رہی۔ وہ کن شیطانوں کے لیکچروں اور اکساہٹ سے ہوئی تھی؟ اخبار ہندو نے فساد کے حالات درست لکھے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی گندہ اشتہار نہیں لگایا گیا۔ بلکہ سناتن دھرم کے پرچار کے متعلق ایک اشتہار اور ایک اشتہار ہینڈبل نکلا تھا۔ اور کئی ہزار ٹریکٹ مفت تقسیم ہوئے تھے جن کا جواب کوئی سماجی ودوان مہاپرلے تک نہیں دے سکتا۔ آریہ سماجیوں کی نظروں میں ان کی بدقسمتی سے ہم بہت کھٹک رہے ہیں۔ کیونکہ سناتن دھرم کے پرچار میں ہم زیادہ سرگرمی دکھاتے رہتے ہیں۔ ایشور ان لوگوں کی حالت پر رحم کرے۔ جو ہم پر خطرناک اور بیجا شرمناک الزام لگاکر اپنے آتما کا ستیاناس کر رہے ہیں۔

جناب پنڈت راج نرائن جی کھٹ شاستری ایڈیٹر ہندو سماچار دہلی کے اس لیکھ کے دیکھنے کے بعد ہر ہندو مسلمان کو اس لیکھ پر یقین ہوگا کیونکہ پنڈت جی نے پوری دلیلوں کے ساتھ یہ لیکھ لکھا ہے اور امید ہے کہ ہر سناتن دھرم ہندو بھائی آگے والے وقت سے ہوشیار ہو جائے گا۔ اس رسالہ کا ہندی ترجمہ بھی ہو گیا ہے اور سناتن دھرم بھائیوں کے تقاضے سے اردو ایڈیشن دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔

حسن نظامی } ۸ اگست ۱۹۲۵ء

یہ پرچہ جون ۱۹۲۶ء میں تیسری بار چھپا۔ (حسن نظامی)

١ - نيرو مذنب .

١ - أما تشيل .